بسم اللہ الرحمن الرحیم

تار کا پتہ:- الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

نمبر ۵۲۵۴

رجسٹرڈ ایل

خطبہ نمبر

روزنامہ

الفضل لاہور

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

فی پرچہ ۱ر

The ALFAZL Lahore.

جلد ۴۳/۸ ۔ ۱۰ ماہ احسان ۱۳۳۳ھ ش ۔ ۸ رشوال ۱۳۷۳ھ ۔ ۱۰ جون ۱۹۵۴ء ۔ نمبر ۱۳۲

وزیر اعظم پاکستان باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو کرنیکے لئے استنبول پہنچ گئے

ترکی کے دورہ کے بعد وزیر اعظم دمشق بھی جائیں گے

استنبول ۹ر جون ۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی ترکی کا ایک ہفتہ کا سرکاری دورہ کرنے کے لئے آج استنبول پہونچ گئے۔ ان کے ہمراہ ان کی بیگم دو بچے وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر جے ۔ اے رحیم کیبنٹ سیکرٹری مسٹر عزیز احمد ترکی میں پاکستان کے نامزد سفیر میاں ضیاء الدین اور وزیر اعظم کا ذاتی عملہ تھا۔ استنبول کے ہوائی اڈہ پر گورنر نے وزیر اعظم کا استقبال کیا۔ اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے مسٹر محمد علی نے کہا کہ میں پاکستان اور ترکی کے مشترکہ مفاد کے معاملات کے متعلق ترکی کے حکام سے بات چیت کروں گا ۔ ترکی آتے ہوئے وزیر اعظم راستہ میں پانچ گھنٹے بیروت میں بھی ٹھہرے ۔ وہاں انہوں نے لبنان کے وزیر اعظم مسٹر عبد الیافی اور امور خارجہ کے ڈائرکٹر فواد امین سے ملاقات کی۔ لبنان میں مسٹر محمد علی نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ پاکستان خاصکر فلسطین کے معاملہ میں عرب مفاد کی پوری پوری حمایت کرتا رہا ہے ۔ اور کرتا رہے گا۔ ترکی کے دورہ کے متعلق انہوں نے کہا کہ میں ایک دوست ملک میں جا رہا ہوں امید ہے کہ واپسی پر دمشق بھی جاؤں گا۔ اور وہاں حکام سے باہمی دلچسپی کے معاملات پر بات چیت کروں گا۔

ترکی اور پاکستان کے معاہدہ سے اس علاقہ کی دفاعی حالت بہت مستحکم ہوگئی ہے

واشنگٹن ۹ر جون ۔ امریکہ کے بیرونی امداد کے محکمہ کے ڈائرکٹر مسٹر سٹیسن نے امریکی سینٹ کی تعلقات خارجہ کی سب کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پچھلے دنوں ترکی اور پاکستان میں جو معاہدہ ہوا ہے اس کی وجہ سے اس علاقہ کی دفاعی حالت بہت مستحکم ہوگئی ہے۔ مسٹر سٹیسن نے کہا کہ امریکی امداد سے ترکی مسلسل غیر معمولی اقتصادی ترقی کر رہا ہے۔ اور اس کی فوجی صلاحیت میں بھی روز بروز اضافہ ہو رہا ہے

مسٹر ایڈن نے باضابطہ تجویز پیش کردی

جنیوا ۹ر جون ۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ایڈن نے کل رات جنیوا کانفرنس میں باضابطہ طور پر یہ تجویز پیش کردی کہ ہند چینی میں صلح کی نگرانی کرنے والے کمیشن میں صرف پاکستان ہندوستان ۔ برما ۔ انڈونیشیا کو جنہوں نے کولمبو کانفرنس میں حصہ لیا تھا شریک کیا جائے

ایرانی تیل کی خرید کے لئے جاپان اور ایران میں بات چیت

ٹوکیو ۹ر جون ۔ جاپان اور ایران کے درمیان ایرانی تیل درآمد کرنے کے سلسلہ میں تہران میں بات چیت شروع ہو چکی ہے۔

عراق میں انتخابات شروع ہوگئے

بغداد ۹ر جون ۔ آج عراق میں نئے ایوان کے لئے انتخابات شروع ہو رہے ہیں ۲۵ امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو چکے ہیں۔ اب ... نشستوں کے لئے مقابلہ ہوگا۔ انتخابات کی نگرانی کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی تھی بعض اختلافات کی وجہ سے اس کے دو ممبروں نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ حکومت نے انتخابات کا انتظام کرنے والے افسروں کو حکم دیا ہے کہ انتخابات میں مکمل غیر جانبداری برتی جائے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ر جون ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے مدظلہ العالی کی طبیعت ناسازہے۔ احباب دردِ دل سے آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ٹریسٹ کے متعلق بات چیت کامیاب ہو رہی ہے

واشنگٹن ۹ر جون ۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے کہا ہے کہ ٹریسٹ کے مسئلہ کا تصفیہ کرنے کے لئے یوگوسلاویہ اٹلی اور برطانیہ کے درمیان لندن میں جو بات چیت ہوئی ہے ۔ وہ کافی کامیاب ہوئی ہے۔ یہ بات چیت یوگوسلاویہ اور اٹلی کے درمیان اختلافات کم کرنے کی غرض سے شروع کی گئی تھی۔

مغربی نیوگنی انڈونیشیا کے حوالے کرنیکا مطالبہ

جکارتا ۹ر جون ۔ انڈونیشیا نے ہالینڈ کو اطلاع دے دی ہے کہ انڈونیشیا ڈچ یونین میں صرف اسی وقت رہ سکتا ہے جب مغربی نیوگنی کو انڈونیشیا کے سپرد کر دیا جائے ۔ اگر ہالینڈ نے مغربی نیوگنی کو انڈونیشیا کے سپرد کرنے سے انکار کیا تو انڈونیشیا یکطرفہ کارروائی کرے گا۔

قرآن مجید کا جرمن ترجمہ
جرمن گورنمنٹ کے پریذیڈنٹ کے ہاتھوں میں

احباب کرام کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ قرآن مجید کا جرمن ترجمہ جو حال ہی میں دی اورنٹیل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن نے شائع کیا ہے۔ قبولیت عام حاصل کر رہا ہے۔

"ارمئی بروز بدھ بوقت ایک بجے بعد دوپہر ہمارے جواں ہمت مبلغ چوہدری عبد اللطیف صاحب انچارج جرمن مشن ہمبرگ نے جرمن کے دارالحکومت "بان" جا کر جرمن گورنمنٹ کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر ہنس Dr. H. Lubke کو قرآن مجید کا یہ جرمن ترجمہ پیش کیا گفتگو کے دوران میں اسلامی تعلیمات کو بھی مختصر طور پر پیش کرنے کا موقع ملا۔ بالخصوص اسلام کی رواداری کی تعلیمات کو واضح کیا گیا۔ ان کے لئے یہ امر خاص طور پر دلچسپی کا موجب ہوا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کا مامور سمجھتے ہیں۔ اور اسلام تمام مامورین پر ایمان لانے کو ضروری قرار دیتا ہے۔ پریذیڈنٹ موصوف نے اس مبارک ہدیہ کو قبول کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ اور وعدہ فرمایا کہ وہ اس کا مطالعہ کریں گے۔

(انچارج تالیف و تصنیف تحریک جدید ربوہ)

مرا ذمہ اگر گرداب ہی ساحل نہ بن جائے

اڑا کر خاک میری اور ہی مشکل نہ بن جائے ۔ یہ چٹکی سینۂ چرخِ کہن میں دل نہ بن جائے

سہارا چھوڑ دے اے ناخدا دم بھر سفینہ کا ۔ مرا ذمہ اگر گرداب ہی ساحل نہ بن جائے

گلہ ہے شیخ کو میں جا رہا ہوں دور منزل سے ۔ میں ڈرتا ہوں کہ میرا ہر قدم منزل نہ بن جائے

جنوں خاک و ہوا سے کھیلتا ہی بھاگ جائیگا ۔ بگولا اک بیاباں کا ترا محمل نہ بن جائے

نہ چھوڑونگا میں ہرگز گردشِ افلاک کا دامن ۔ کہ جب تک بجلی بجلی دانہ حاصل نہ بن جائے

مجھے تنویرؔ کھل کر گا تو لینے دو گلستاں میں
نوائے عیش گھٹ کر دل میں دردِ دل نہ بن جائے

تنویرؔ

زمینداراور مجالس کے قائدین و زعماء کی توجہ کیلئے

آپ کو یہ علم ہوگا کہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں اکثریت زمیندارہ مجالس کی ہے۔ لہٰذا اس تنظیم کی مضبوطی اور کامیابی کا راز اس میں مضمر ہے۔ کہ تمام مجالس بیدار ہوں۔ مگر جہاں تک رسالہ خالدؔ کے چندہ کی ادائیگی کا سوال ہے۔ اکثر اس طرف کما حقہ توجہ نہیں دے رہیں۔ جس کی وجہ سے ادارہ مالی بوجھ کے نیچے دبا ہوا ہے۔ لہٰذا تمام زمیندار مجالس کے عہدیداروں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ خالدؔ کے بقایاجات کی طرف ان دنوں خصوصیت سے توجہ دیں۔ جبکہ نئی فصل نکل چکی ہے۔ اور کم از کم آئندہ ایک سال کا چندہ بھی بطور پیشگی ارسال فرما کر ادارہ کی مالی امداد فرمائیں۔

مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ
ربوہ

الحمد للہ ثم الحمد للہ
کہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر گذشتہ دنوں قاتلانہ حملہ کے بعد حضور کا ارشاد فرمودہ یہ پہلا خطبہ ہے۔ جسے ہم احباب کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ حضور کی علالت کے دوران میں حضور کے ارشادات و خطبات سے محرومی بھی جماعت کے لئے بہت بڑے قلق کا باعث تھی۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس ہولناک حادثہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے پھر ہمیں اس سعادت سے نوازا کہ ہم حضور کے ارشادات عالیہ سے مستفید ہو سکیں

اس موقعہ پر جہاں ہم احباب کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ وہاں یہ درخواست بھی کرتے ہیں کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کی صحت اور عمر میں برکت دے اور ہم لوگ بھی قوم و ملت کی بہتری اور دین کی اشاعت کے لئے حضور کے ہر حکم پر دیوانہ وار لبیک کہہ سکیں۔

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی والدہ محترمہ چند روز سے سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے

خاکسار (صوفی) خدا بخش واقف زندگی
کارکن دکان تجارت ربوہ

(۲) میری چھوٹی لڑکی سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ ولایت حسین دوکاندار
محلہ دار الرحمت ربوہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق ایک ضروری اعلان

جامعہ احمدیہ وہ ادارہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اس ادارہ کے ذریعہ علمائے دین اور مبلغین اسلام پیدا کئے جاتے ہیں۔ جو اکناف عالم میں اعلائے کلمۃ اللہ کی عظیم الشان اور ممتاز خدمت سرانجام دے رہے ہیں

آجکل جامعہ احمدیہ میں میٹرک پاس طالب علم داخل کئے جاتے ہیں۔ جنہیں چار سال میں مولوی فاضل کا امتحان جو عربی علوم کا آخری امتحان ہے پاس کرایا جاتا ہے۔ اب چونکہ میٹرک کا نتیجہ نکلنے والا ہے اس لئے خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والے نوجوانوں کو میں پُرزور تحریک کرتا ہوں کہ وہ جامعہ احمدیہ میں داخل ہو کر دینی علوم حاصل کریں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل میں حصہ پائیں۔

امسال انجمن میں یہ معاملہ بھی پیش ہے کہ جامعہ احمدیہ میں مڈل پاس طلباء بھی داخل کئے جائیں جو چھ سال میں مولوی فاضل کے امتحان کے ساتھ ایف۔ اے کا امتحان بھی پاس کر کے جامعہ سے فارغ ہونگے لہٰذا مڈل پاس نوجوان بھی درخواستیں بھجوا دیں۔ تا داخلہ کی سکیم منظور ہونے پر انہیں بلوا لیا جائے۔ میٹریکولیٹ طالب علموں کو بھی اپنی درخواستیں جلد بھیجنی چاہئیں۔ مستحقین طلباء کو وظائف بھی دیئے جائیں گے انشاء اللہ۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

دعائے مغفرت:- میری رفیقہ حیات امۃ الحمید ۳ اور ۴ رجمان کی درمیانی رات کو پونے گیارہ بجے (ملٹری) ہسپتال راولپنڈی میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اور (بہشتی مقبرہ) ربوہ میں دفن ہوئیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور مرحومہ کی یادگار تین معصوم بچوں کا حال و مستقبل میں حامی و ناصر ہو۔ احمد اللہ دار کلرک

"ہمارا خدا"
حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی لطیف تصنیف

حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔ آج کل اشتراکیت اور کمیونزم کی عام رو کے ماتحت لوگ خدا تعالیٰ سے بیگانہ ہو رہے ہیں۔ اور دہریت اور مادیت کے اثر کے ماتحت خدا شناسی اور روحانیت کا ولولہ کم ہے۔ کتاب "ہمارا خدا" میں اوہام پرستوں کے تمام اعتراضات کو دور کیا گیا ہے۔ اور انسان کو اپنے خالق و مالک کے وجود پر یقین کامل اور اس کے ساتھ مضبوط تعلق پیدا کرنے کے فوائد سے آگاہ کیا گیا ہے۔ غرض یہ کتاب انسانی زندگی کے لئے ایک مشعل راہ ہے۔

۲۸۰ صفحات کی کتاب قیمت صرف عہ صرف تھوڑی سی تعداد باقی ہے۔

(انچارج صیغہ بک ڈپو تالیف و تصنیف ربوہ)

خطبہ جمعہ

254

اگر تم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر لو تو ساری مصیبتیں اور کوفتیں دور ہو جائیں اور راحت کے سامان پیدا ہو جائیں

ربوہ میں رہنے والوں کا فرض ہے کہ وہ نیک نمونہ دکھائیں اور اپنی اصلاح کی کوشش کریں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ مئی ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
میں نے جماعت سے بہت کچھ کہنا ہے
لیکن

میری صحت

اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ لمبا بول سکوں اس لئے ان ضروری باتوں کو میں ابھی ملزی کرتا ہوں۔ میں نماز پڑھانے آج آیا ہوں۔ لیکن چونکہ ابھی کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھا سکتا اس لئے میں بیٹھ کر نماز پڑھاؤں گا باقی دوست حسب سنت کھڑے ہو کر نماز پڑھیں۔

ربوہ کی بنیاد کی غرض

یہ تھی کہ یہاں زیادہ سے زیادہ نیکی اختیار کرنے والے اور دیندار لوگ آباد ہوں لیکن جو رپورٹیں میرے پاس آتی رہتی ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے کہ ربوہ میں رہنے والوں میں سے ایک حصہ میں دین کی حس بہت کم ہے۔ میں اس کا کسی اور سے مقابلہ نہیں کرتا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ دوسرے فرقوں اور جماعتوں سے ان کی دینی حس کم ہے۔ لیکن یہ ضرور ہو نگا کہ اس مقام کے لحاظ سے جس نیکی کی ضرورت تھی۔ وہ ان میں نہیں پائی جاتی۔ حالانکہ جب ایک مقام کی بنیاد اس لئے رکھی گئی تھی۔ کہ وہ

دین کی اشاعت کا مرکز

ہو۔ تو وہاں بسنے والوں کو بھی غرض سے بسنا چاہیئے تھا۔ کہ وہ یہاں رہ کر دین کی اشاعت میں دوسروں سے زیادہ حصہ لیں۔ حال ہی میں ایک لمبی فہرست میرے پاس ان لوگوں کی بھیجی گئی ہے۔ جو ربوہ میں رہتے ہیں اور کمائی بھی کرتے ہیں۔ اور پھر ان میں سے ایک تعداد سلسلہ سے امداد کی بھی درخواست کرتی رہتی ہے۔ لیکن اپنی آمدن میں سے ایک پیسہ بھی چندہ میں ادا نہیں کرتے:۔

اسی طرح بعض لوگوں کی بداعمالیاں اور لڑائیاں دوسروں کے لئے

ٹھوکر کا موجب

بن جاتی ہیں۔ مثلاً شریعت کہتی ہے کہ بیمار روزہ نہ رکھے۔ پس اگر کوئی شخص بیمار ہے اور وہ روزہ نہیں رکھتا۔ تو شریعت اسے ایسا کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ لیکن وہ اس سے یہ توقع بھی رکھتی ہے۔ کہ وہ دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے کہا ہے بد قسمت ہے وہ انسان جو دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب بنتا ہے

روزہ نہ رکھنے کی اجازت

اور چیز ہے۔ اور دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب بننا بالکل اور چیز ہے جو شخص معذور ہے بیمار ہے اور وہ روزہ نہیں رکھتا۔ اس کے گھر والے تو جانتے ہیں کہ وہ کس معذوری یا بیماری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتا۔ اگرچہ گھر والوں کو بھی اس کے متعلق بتانا پڑتا ہے۔ کیونکہ بچے نہیں سمجھتے کہ ہمارا باپ کمزور ہے یا اتنا بڈھا ہو گیا ہے۔ کہ شریعت اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت دیتی ہے۔ اس لئے بچوں کو سمجھانا پڑتا ہے کہ بوڑھوں کے لئے احکام اور ہیں۔ اور تم

نوجوانوں کے لئے احکام

اور ہیں۔ بہرحال گھر والے تو یہ جانتے ہیں کہ فلاں شخص معذور ہے۔ اس لئے روزہ نہیں رکھتا۔ لیکن باہر کے لوگ یہ نہیں جانتے کہ وہ کس معذوری اور بیماری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ رہا۔ اس لئے جب وہ پبلک میں کھائے پیئے گا۔ تو اس کا دوسروں پر بُرا اثر پڑے گا۔

مجھے یہ شکایت پہنچی ہے

کہ ربوہ میں بعض لوگ بازاروں میں کھا لیتے ہیں۔ اور بعض لوگ پبلک میں سگرٹ پیتے ہیں۔ سگرٹ کو ہم حرام تو نہیں کہہ سکتے۔ لیکن سگرٹ نوشی ایک لغو کام ضرور ہے۔ اگر کوئی شخص سگریٹ نوشی کا عادی ہو جاتا ہے یا ڈاکٹروں نے اس کے متعلق یہ کہہ دیا ہے کہ اب یہ سگریٹ نوشی چھوڑ نہیں سکتا۔ اگر چھوڑے گا۔ تو اس کی صحت بگڑ جائے گی۔ تو کم از کم اس میں اتنی حیا اور

قومی درد

تو ہونا چاہیئے۔ کہ وہ گھر میں چھپ کر سگریٹ نوشی کرے۔ اگر وہ بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتا۔ تو گھر میں بیٹھ کر کھائے پیئے۔ ایسی جگہ پر نہ کھائے پیئے جہاں لوگوں کو اس کے متعلق یہ علم نہیں کہ وہ معذور ہے اس لئے روزہ نہیں رکھتا۔ اگر کسی شخص کو بڈھا یا معذور ہونے کی وجہ سے شریعت نے روزہ رکھنے سے معذور قرار دیا ہے۔ اور وہ

بازاروں میں کھاتا پھرتا ہے

یا سگریٹ نوشی کرتا ہے۔ تو اس کو دیکھ کر نوجوان یہ سمجھیں گے کہ رمضان کے مہینہ میں جب ہمارے بزرگ بازاروں میں کھاتے پیتے ہیں تو ہمارے لئے بھی ایسا کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔ مثلاً امسال میں بیمار رہوں۔ اس لئے میں روزے نہیں رکھتا۔ ایک دن میری ایک بیوی نے دن کے وقت میرے ساتھ کھانے پر دو بچوں کو بھی بٹھا دیا۔ میں نے اسے کہا کہ ان بچوں میں اتنی عقل نہیں کہ وہ سمجھ سکیں۔ کہ ان کا کوئی بزرگ کسی بیماری یا عذر کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتا۔ تم نے انہیں میرے ساتھ کھانے پر بٹھا کر انہیں روزہ نہ رکھنے پر دلیر بنایا ہے بے شک میں بیمار ہوں۔ اور میں روزہ نہیں رکھتا۔ لیکن ان کو کھانے پر میرے سامنے بٹھانے کے یہ معنے ہیں کہ یہ سمجھیں کہ ہم نے

رمضان کے مہینہ میں

دن کے وقت اپنے باپ کے ساتھ کھانا کھایا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روزہ نہ رکھنے میں کوئی ہرج نہیں۔ حالانکہ معذوری میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت اور عام حالات میں روزہ نہ رکھنے میں فرق ہے۔ پس انہیں میرے ساتھ نہ بٹھاؤ۔ تاکہ بڑے ہو کر انہیں

روزہ ترک کرنے پر دلیری

پیدا نہ ہو:

پس بے شک بعض معذوریاں ایسی ہیں جن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کا شریعت نے حکم دیا ہے۔ لیکن ان کی وجہ سے

بازاروں میں کھانا پینا درست نہیں

کیونکہ دوسرے لوگوں کو حالات کا علم نہیں ہوتا۔ اور وہ ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے جب کبھی میں بیٹھ کر نماز پڑھاتا ہوں۔ میں یہ کہہ دیتا ہوں۔ کہ بیمار ہونے کی وجہ سے میں ایسا کروں گا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ بعض لوگ جب مجھے بیٹھ کر نماز پڑھاتے دیکھیں۔ تو وہ بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیں۔ حالانکہ صحت کی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ پچھلے دنوں میں تو میرے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بھی سوال نہیں تھا۔ کیونکہ میں نہ سر کو ہلا سکتا تھا۔ اور نہ جھکا سکتا تھا۔ بلکہ

حملہ کے شروع ایام میں

تو میں صرف انگلی سے اشارہ کر سکتا تھا۔ گویا چارپائی پر جسم پڑا ہے۔ اور انگلی کے ساتھ ہی رکوع اور سجدہ ہو رہا ہے۔ مجھ میں اتنی طاقت نہیں تھی۔ کہ سر ہلا سکوں۔ اب اگر دیکھنے والا میری معذوری سے واقف نہیں۔ تو وہ میری نقل کرنا شروع کر دے گا۔ اور ٹھوکر کھائے گا۔ اس لئے میں جب بھی بیٹھ کر نماز پڑھاتا ہوں تو دوستوں کے سامنے اپنی معذوری بیان کر دیتا ہوں۔

پس میں ربوہ والوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ

وہ اپنی اصلاح کریں

ورنہ میرے لئے اس کے سوا اور کوئی طریق باقی نہیں رہے گا۔ کہ میں ان میں سے بعض کو ربوہ یا جماعت سے نکالنا شروع کر دوں۔ تم یہ مت سمجھو۔ کہ میرا ایسا کرنا جماعت کی کمزوری کا موجب ہوگا۔ یہ جماعت کی کمزوری کا موجب نہیں بلکہ اس کی تقویت کا موجب ہوگا۔ میں نے پریذیڈنٹوں کو اس سے قبل بھی بہت دفعہ توجہ دلائی ہے۔ لیکن شاید وہ خود بھی ان برائیوں میں مبتلا ہیں۔ اس لئے وہ ان کے ازالہ کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے۔ اب میں تمہیں آخری نوٹس دیتا ہوں۔ میرے پاس شکایات پہنچی ہیں۔ کہ ناظر صاحب امور عامہ نے بعض مجرموں کو جو سزائیں دی ہیں۔ وہ ہنسی کے قابل ہیں۔ وہ لوگ ربوہ سے یا جماعت سے نکال دینے کے قابل تھے۔ لیکن ناظر صاحب امور عامہ نے انہیں دو دو روپیہ جرمانہ کیا ہے۔

اگر وہ شکایات درست ہیں

تو ناظر اور نائب ناظر امور عامہ کو بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کو کسی نوٹس کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ سلسلہ کے ملازم ہیں۔ دو تین دن میں میں تحقیقات کروں گا۔ اور اگر یہ الزام ثابت ہوگیا۔ تو میں انہیں سزا دوں گا۔

ہم مخالفین سے یہ اعتراض سنتے آ رہے ہیں۔ کہ ہم نے سیاسی طور پر ایک مرکز بنا لیا ہے۔ گو ہم نے کوئی سیاسی مرکز نہیں بنایا۔ ہم نے اس مقام کو محض اس لئے بنایا ہے۔ تا اشاعت دین میں حصہ لینے والے لوگ یہاں جمع ہوں۔ لیکن بہرحال دشمن یہ اعتراض کرتا ہے۔ کہ ہم نے سیاسی مرکز بنایا ہے۔ اور جس غرض سے ہم نے یہ جگہ بنائی ہے۔ اگر وہ بھی پوری نہ ہو۔ تو ہمارا الگ شہر بسانے کا کیا فائدہ ہم نے ساری دنیا کو اپنا دشمن بنا لیا۔ اور دوسرے لوگوں کو اعتراض کرنے کا موقع دیا۔ حالانکہ

ہمارا مرکز بنانے کا مقصد

وہ نہیں۔ جو دوسرے لوگ بیان کرتے ہیں۔ ہم تو ایسے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو حکومت کی اطاعت سکھاتا ہے۔ اگر کبھی پاکستان پر کوئی مصیبت آ جائے۔ تو ہمارے عقیدہ کے لحاظ سے اس کی خاطر سب سے پہلے قربانی کرنے والے احمدی ہوں گے۔ لیکن باوجود اس عقیدہ کے ہم پر سیاسی مرکز بنانے کا اعتراض کیا جاتا ہے۔ اور ادھر اس مرکز کے بنانے کی جو اصل غرض تھی۔ کہ دیندار لوگ ایک جگہ جمع ہو جائیں۔ وہ

دین کی اشاعت کریں

اور اس کی خاطر قربانی کریں۔ وہ بھی پوری نہ ہو۔ تو ایسا کرنے کا فائدہ کیا ہوا۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہماری یہ سکیم پوری نہ ہوئی۔ میرے پاس متواتر ایسی شکایات پہنچی ہیں۔ کہ یہاں ایک خاص طبقہ ایسا آباد ہوگیا ہے۔ کہ جن کی غرض محض یہ ہے۔ کہ وہ باہر رہ کر کمائی نہیں کر سکتے۔ یہاں بیٹھ کر وہ روزی کما سکیں گے۔ لیکن یہ جگہ روٹی کمانے کے لئے نہیں بنائی گئی۔ ایسے لوگوں کو جلد یا بدیر ربوہ سے نکلنا پڑے گا۔ اور اگر وہ یہاں سے نہیں نکلیں گے۔ تو ہم ان سے لین دین بند کر دیں گے۔ ان سے سودا نہیں خریدیں گے۔ ان کے جنازوں میں شامل نہیں ہوں گے۔ وہ بے شک یہاں رہیں۔ لیکن ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ اور جب سوائے منافقوں کے ان سے کوئی احمدی سودا نہیں لے گا۔ تو لازمی طور پر غیر لوگ ان سے دوستی رکھیں گے۔ اور اس سے دوسرے لوگوں کو یہ پتہ لگ جائے گا۔ کہ وہ احمدیوں کے نہیں غیروں کے ہیں۔ اور اس سے بھی فائدہ پہنچ جائے گا۔ میں

پریذیڈنٹوں کو بھی یہ نوٹس دیتا ہوں

کہ وہ اپنی اصلاح کریں۔ میرے پاس یہ شکایت پہنچی ہے۔ کہ پریذیڈنٹ یونہی بنا دیئے جاتے ہیں۔ اور گو ناظر صاحب اعلیٰ نے کہا ہے۔ کہ نمازیوں کو پریذیڈنٹ بنایا جاتا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ پارٹی بازی کی وجہ سے بعض لوگوں کو آگے لایا جاتا ہے۔ ابھی ناظر صاحب بیت المال نے مجھے لکھا ہے۔ کہ میں نے پریذیڈنٹوں کو آٹھ دس چٹھیاں لکھی ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک کا بھی جواب نہیں آیا۔ اگر یہ لوگ نمازی ہوتے۔ تو ان میں کام کرنے اور قربانی کرنے کا شوق ہوتا۔ اور اگر ان کے اندر کام اور قربانی کا شوق نہیں۔ تو یہ کتنا جھوٹ ہے۔ کہ وہ نماز پڑھتے ہیں۔ اور یا پھر منافق ہیں۔ آخر منافق بھی تو دکھاوے کے لئے نمازیں پڑھتے ہیں۔ بہرحال اس چیز کی

اصلاح کی ضرورت ہے

اور اس کا پہلا فرض پریذیڈنٹوں پر عائد ہوتا ہے۔ جو اس میں بالکل ناکام رہے ہیں۔ آخر پریذیڈنٹ آج نہیں بنائے گئے۔ سالہا سال سے پریذیڈنٹ بنتے چلے آئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان ساری منافقتوں کے ذمہ دار پریذیڈنٹ ہیں۔ وہ رئیس المومنین نہیں بلکہ رئیس المنافقین ہیں۔ کیونکہ ان کے ہوتے ہوئے منافقت پہنچی ہے۔ یہاں کے لوگوں نے سلسلہ سے فائدہ اٹھایا ہے۔ ہم سے منافع لیا ہے۔ لیکن سلسلہ کو چندہ نہیں دیا۔ ایسے لوگ صرف پریذیڈنٹوں کی وجہ سے یہاں آباد ہوگئے ہیں۔ اور ترقی کر رہے ہیں۔ نظارت امور عامہ کا فرض ہے۔ کہ وہ ان لوگوں کا جائزہ لے۔ اگر ان کی غلطیاں ثابت ہو گئیں۔ تو انہیں بھی ربوہ سے نکلنا پڑے گا۔ کیونکہ انہوں نے باوجود سلسلہ سے تنخواہ لینے کے دیانتداری سے اپنے فرض کو پورا نہیں کیا۔ اگر وہ تنخواہ لینے کے باوجود اپنے فرض کو ادا نہیں کرتے۔ تو

اس کے یہ معنی ہیں

کہ منافق لوگ انہیں پانچ روپیہ دے دیتے ہیں۔ اور اپنے حق میں فیصلہ کروا لیتے ہیں۔ لوگوں میں تو یہ شکوہ عام ہے۔ کہ نظارت امور عامہ کے کارکن روپیہ لے کر کام کر دیتے ہیں۔ لیکن میں اس کا ہمیشہ انکار کرتا آیا ہوں۔ اگر انہوں نے اپنی اصلاح نہ کی۔ تو مجبوراً مجھے بھی یہ بات ماننی پڑے گی۔ کہ وہ پیسے لے کر لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں جس میں ناجائز طرفداری ہوتی ہے۔ ناجائز رعایت ہوتی ہے۔ اور ناجائز معافی ہوتی ہے۔ حالانکہ ناجائز رعایت بھی ناجائز ہے۔ اور ناجائز سزا بھی ناجائز ہے۔ پس تم یہاں رہ کر

نیک نمونہ دکھاؤ

اور اپنی اصلاح کی کوشش کرو۔ ہماری جماعت اس وقت کتنی مشکلات میں سے گزر رہی ہے۔ سارے لوگ اس کے خلاف ہیں۔ یہودی ہمارے خلاف ہیں۔ عیسائی ہمارے خلاف ہیں۔ ہندو ہمارے خلاف ہیں۔ زرتشتی ہمارے خلاف ہیں۔ مسلمان کہلانے والے بھی بطور فرقہ کے ہمارے خلاف ہیں ویسے افراد کے لحاظ سے ان میں انصاف پسند بھی ہیں۔ غرض تم ساری دنیا سے لڑائی مول لے کر یہاں جمع ہوئے۔ اور پھر بھی تقویٰ و طہارت اور عمل و انصاف اپنے اندر پیدا نہیں کر سکے۔ تو تمہاری زندگی ایسی ہی ہوئی کہ اپنوں نے بھی تمہیں ٹھکرا دیا۔ اور غیروں نے بھی تمہیں ٹھکرا دیا۔ حالانکہ دنیا میں عموماً ایسا ہوتا ہے۔ کہ اگر کسی کو اپنے ٹھکرا دیتے ہیں۔ تو اسے غیروں کے پاس پناہ مل جاتی ہے۔ اور اگر غیر ٹھکرا دیتے ہیں۔ تو اپنے اس کی امداد کرتے ہیں۔ لیکن تمہیں غیروں نے بھی ٹھکرا دیا۔ اور اپنوں نے بھی ٹھکرا دیا۔ پھر تمہیں یہاں رہنے کا کیا فائدہ حاصل ہوا۔ ایسے حالات میں ایک ہی صورت باقی رہ جاتی ہے۔ کہ تم

خدا تعالیٰ سے تعلق

قائم کر لو۔ لیکن یہاں تو جھگڑا ہی یہ ہے۔ کہ تم نے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کیا۔ اگر تم اس کی رضا کو حاصل کر لو۔ تو ساری مصیبتیں اور کوفتیں دور ہو جائیں۔ اور راحت کے سامان پیدا ہو جائیں۔ ہماری یہاں آباد ہونے سے غرض یہ تھی۔ کہ لوگ بے شک ہمارے ساتھ دشمنی کریں۔ لیکن خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ تم اس کے لئے کوئی جد و جہد اور کوشش نہیں کر رہے۔ اور اگر تم نے جلد اصلاح نہ کی۔ تو مجھے مجبوراً تمہیں ربوہ سے یا جماعت سے باہر نکالنا پڑے گا۔ جماعت میں ایک ایسی پارٹی پیدا ہوگئی ہے۔ جو کہتی ہے۔ کہ ایسے لوگوں کو جماعت سے نہیں نکالنا چاہیئے۔ اس سے دوسرے لوگوں پر برا اثر پڑتا ہے۔ لیکن مجھے اس کا کوئی فکر نہیں۔ اگر انہیں یہاں سے نکالنے پر دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ تو وہ انہیں کراچی یا کسی اور شہر میں جگہ دے دیں۔ یہ جگہ ہماری ہے۔ اور وہ لوگ جو یہاں آباد ہوتے ہیں۔ یہ وعدہ کر کے آئے ہیں۔ کہ وہ

سلسلہ سے ہر رنگ میں تعاون

کریں گے۔ اب جو شخص اس وعدہ کو توڑتا ہے۔ قانون اس کے خلاف ہے۔ اور جو وعدہ خلافی کرتا ہے۔ ہم بہرحال اسے سزا دیں گے۔ اگر کوئی طبقہ ہمارے اس اقدام کے خلاف ہوگا۔ تو وہ خود قانون شکنی کی حمایت کرے گا۔ ان کے پاس ہم سے زیادہ سامان موجود ہیں۔ اگر وہ انہیں اپنے سینے سے لگانا چاہتے ہیں۔ تو بے شک لگا لیں۔ اگر ہم یہاں کسی کو پچاس روپے ماہوار دیتے ہیں۔ تو وہ اسے دو ہزار روپے ماہوار دے دیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ لیکن وہ ہمیں اس بات پر مجبور نہیں کر سکتے۔ کہ جو شخص ہمارا نہیں۔ بلکہ

اپنے اخلاق کی وجہ سے

ہمیں بدنام کرتا ہے۔ ہم اسے یہاں ضرور رکھیں۔ جو ہمارا نہیں ہم اسے کیوں پالیں۔ ہم اس سے منہ موڑ لیں گے۔ کیونکہ اس نے خاص اخلاق دکھانے کا وعدہ کر کے اسے توڑ دیا۔ ایک وعدہ کر کے توڑنے والا کس مذہب ملت میں امداد کا مستحق قرار دیا جاتا ہے

255

جرمن ترجمہ قرآن کریم کی تکمیل

اس اہم کام کی عظمت و اہمیت اور اسکی تکمیل کے مختلف مراحل

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔اے مبلغ انچارج سوٹزرلینڈ)

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ جس نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس امر کی توفیق عطا فرمائی۔ کہ اس کے مقدس کلام قرآن کریم کا ترجمہ جرمن زبان میں مکمل ہو کر شائع ہو۔ اس کام کی اہمیت کا مقابلہ صرف کام کی نزاکت سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ کام کو شروع کرنے سے قبل اگر وہ تمام مشکلات یکدم سامنے آ جاتیں۔ جن سے رفتہ رفتہ کام کے دوران میں دو چار ہونا پڑا۔ تو شاید اس عظیم الشان کام کو ہاتھ میں لینے کی ڈھارس نہ بندھتی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی حکمت سے کام ایک مرحلہ سے دوسرے مرحلہ میں اور دوسرے سے تیسرے مرحلہ میں محض اس کی رہنمائی میں تکمیل کی طرف جاتا رہا۔ اور جب یہ کام ختم ہو گیا۔ تو اس بات کا یقین نہ آتا تھا۔ کہ کام فی الواقع ختم ہو گیا ہے۔

احباب کو معلوم ہے۔ کہ قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم ۱۹۱۵ء کے لگ بھگ انگلستان میں ایک کمیٹی کے ذریعہ کرائے گئے تھے۔ لیکن کئی وجوہ سے وہ اس قابل نہ تھے۔ کہ انہیں چھپوایا جائے۔ قرآن کریم کا ترجمہ خواہ اپنے دیئے ہوئے مسودہ کے مطابق ہی کیوں نہ کیا گیا ہو۔ اس وقت تک قابل اعتماد قرار نہیں دیا جا سکتا جب تک اس کے ایک ایک لفظ پر اصل عربی متن کے ترجمہ کی عبارت کا بار بار مقابلہ نہ کیا جائے۔ اور اگر وہ ترجمہ کسی اور زبان سے کیا گیا ہے۔ تو یہ اور بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اگر عربی زبان کا ایک محاورہ مثال کے طور پر انگریزی میں ادا کیا جائے۔ تو ممکن ہے۔ کہ وہ اس مفہوم کو کما حقہٗ ادا نہ کر سکے۔ جو مفہوم کہ عربی عبارت ادا کرتی ہے۔ لیکن یہ ایک مجبوری ہو گی۔ اس نقص کو بسا اوقات یونہی چھوڑ دینا پڑے گا۔ اور بعض اوقات اس خامی کو زائد الفاظ کے ذریعہ پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس کے مقابل میں یہ بالکل ممکن ہے۔ کہ وہ کمی جو انگریزی زبان میں تھی۔ ایک تیسری زبان میں نہ ہو۔ بلکہ اس زبان میں بعینہٖ وہی محاورہ پایا جاتا ہے۔ جو عربی میں ہے لیکن جسے انگریزی زبان ادا نہ کر سکی تھی۔ یا جس کے ادا کرنے کے لئے انگریزی زبان میں زائد الفاظ کو استعمال کرنا پڑتا تھا۔ ایسے تمام مقامات میں اگر لفظ بلفظ انگریزی مسودہ کی اتباع کی جائے۔ تو نہ صرف یہ کہ ترجمہ ناقص رہے گا۔ بلکہ یہ ممکن ہے۔ کہ وہ تیسری زبان میں اس سے بھی زیادہ بعید النظر آئے۔ جتنا کہ وہ اصل ترجمہ کے مسودہ میں تھا۔

لہذا یہ ضروری تھا۔ کہ سارے ترجمہ پر اس لحاظ سے نظر کی جائے۔ کہ ایسے مقامات میں خاطر خواہ اصلاح ہو جائے۔ غیر ضروری خامیاں دور ہو جائیں۔ علاوہ ازیں ہر زبان کے خواص کے مطابق بسا اوقات ایک مفہوم محض اس وجہ سے سلاست کے پایہ سے گر جاتا ہے۔ یا غلط ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دونوں زبانوں میں Cases مختلف ہوتے ہیں۔ اب اس باریکی کو تبھی جانچا جا سکتا ہے۔ جب ترجمہ کرنے والا قرآن کریم کو سمجھنے کی بھی قابلیت رکھتا ہو۔ اور اسلام کی تعلیم سے بھی عام رنگ میں واقف ہو۔ اس غرض کے لئے بھی ضروری تھا۔ کہ ترجمہ پر از سر نو کام کیا جائے۔

تیسری اہم بات جرمن زبان کے علم کے متعلق تھی۔ اگر عربی دان تو میسر ہو۔ لیکن جرمن جاننے کی قابلیت اس درجہ کی نہ ہو۔ کہ اس زبان کی باریکیوں پر عبور حاصل ہو۔ تو پھر بھی کام ناقص رہے گا۔

اس تمام کام کے لئے بہت وقت درکار تھا۔ لیکن جب اسے آخری وقت میں ہاتھ میں لیا گیا۔ تو وقت کی قلت کے باعث کام کی مشکلات معمول سے بھی زیادہ ہو گئیں۔ کیونکہ قلیل ترین وقت میں اسے ختم کرنا تھا۔

کئی سال ہوئے۔ اس ترجمہ پر خاکسار نے ایک نظر عربی متن سے مقابلہ کر کے کی تھی۔ انہی دنوں ایک جرمن صاحب نے عام زبان کے لحاظ سے اس پر نظر دوڑائی تھی۔ اور بہت سے مقامات پر ہم دونوں نے مل کر اصلاح کی تھی کیونکہ اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ نہ صرف زبان متعلقہ کا ماہر موجود ہو۔ بلکہ قرآن کریم کی واقفیت رکھنے والا بھی ساتھ ہو۔ وگرنہ اصلاح کر دینے کے باوجود کام تسلی بخش نہیں ہو گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے مقامات پر اصلاح مختلف رنگوں میں ہو سکتی ہے۔ زبان کے لحاظ سے وہ سب پہلو درست ہوتے ہیں۔ لیکن اصل عربی متن کے لحاظ سے صرف ایک پہلو ہی درست ہوتا ہے۔ اور اس کا فیصلہ محض اہل زبان نہیں کر سکتا۔

اس مرحلہ کے بعد خاکسار نے محسوس کیا۔ کہ ابھی اس کام پر ایک اور نظر ہونی چاہیئے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے خاکسار نے ایک اور نظر کروائی۔ اور یہ سمجھا گیا۔ کہ ترجمہ اب پریس میں دینے کے قابل ہو گیا ہے۔ لیکن جب ۱۹۵۲ء کے آخر میں خاکسار نے پھر ترجمہ کو دیکھا۔ تو توجہ جرمن زبان کی زیادہ واقفیت کے اس امر کا شدت سے احساس ہوا۔ کہ ابھی یہ کام تسلی بخش نہیں۔ چنانچہ خاکسار یہاں کے مشہور ترین اخبار کے عملہ سے واقفیت کی بناء پر ان لوگوں کے پاس گیا۔ کہ ہمارے ترجمہ پر نظر ثانی کی جائے۔ ان کے محکمہ اصلاحات کے چیف کے ساتھ خاکسار کی واقفیت کرا دی گئی۔ اور ان صاحب نے اپنے ایک معتبر کارکن کے سپرد یہ کام کیا۔ ہم دونوں پہلے اپنے طور پر نظر ثانی کرتے۔ اور پھر مل کر مختلف مقامات پر بحث کرتے تھے۔ کام کی رفتار سست تھی۔ تاہم اس رنگ میں کام ہونے کے بغیر ترجمہ چھپنے کے قابل نہ تھا۔ لہذا صبر اور برداشت کے ساتھ پوری محنت کے ساتھ کام کر لیا گیا۔ اور جس حد تک بھی اس قلیل وقت میں ہم ترجمہ کو بہتر بنا سکتے تھے۔ اپنی طرف سے پوری کوشش کی گئی۔ ۱۹۵۳ء میں خاکسار کو کم از کم چار بار ہر مرتبہ نئے سرے سے نظر ثانی کرنے کا موقعہ ملا۔ تب جا کر کہیں مسودہ پریس میں دینے کے قابل ہوا۔

اس امر کا ذکر بھی ضروری ہے۔ کہ اس مسودہ پر جرمنی کے ایک مستشرق صاحب کے ذریعہ بھی ایک سرسری نظر کروائی گئی۔ اور ان کی تجویز کے مطابق خاکسار نے ایک بار پھر سارے کام پر نظر دوڑائی۔

یہی حالت دیباچہ کے کام کے متعلق تھی۔ بلکہ اس کا اکثر حصہ تو از سر نو تیار کرنا پڑا۔ اور جن صاحب کی امداد زبان کے بارہ میں خاکسار کو حاصل تھی۔ انہوں نے نہایت اخلاص کے ساتھ بے لوث رنگ میں خاکسار کے ساتھ تعاون کیا۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ (اب ان صاحب کو عربی زبان سیکھنے کا شوق ہو گیا ہے۔ اور خاکسار سے وہ عربی کے اسباق لیتے ہیں۔)

جب مسودہ پریس میں دینے کے قابل ہو گیا۔ تو پھر پروف ریڈنگ کا کام شروع ہوا۔ خاکسار اس پختہ رائے پر قائم تھا۔ کہ پروف ریڈنگ کے کام میں محنت کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ طباعت کی غلطیاں جنہیں ہم دور کر سکتے ہیں۔ اگر چھپی ہوئی کتاب میں پائی جائیں۔ تو عوام کے نزدیک کام کی وقعت نہیں رہتی۔ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے خاکسار نے اس کام کو اپنی طرف سے صحت کے انتہائی معیار کے مطابق کیا ہے۔ اور اس امر سے خوشی ہے۔ کہ دن رات کی محنت بالآخر کتاب کے ظاہری حسن و زیبائش کی ضمانت کے رنگ میں ظاہر ہوئی ہے۔

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے اس اہم۔ نازک اور مشکل کام کو سر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ اے خدا! تو اس حقیر خدمت کو قبول فرما۔ اور دنیا کے جس طبقہ کے لئے یہ ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ اس کے دلوں میں قرآنی تعلیمات کو سمجھنے اور قبول کرنے کی اہلیت پیدا فرما۔ کہ بجز اس اہلیت کے یہ دل آسمانی ہدایت سے کورے ہیں۔ حکمت کی باتیں ان کے لئے جائے تمسخر ہیں۔ اور ایمان پیدا کرنے والا کلام ان کے نزدیک پرانے قصے ہیں۔ ان لوگوں کی بڑھتی ہوئی مادی ترقی ان کی روحانیت کو مسخ کر رہی ہے۔ ان کی ظاہری زندگیوں کی ظاہری روشنی انہیں اس دھوکہ میں ڈال رہی ہے۔ کہ انہیں باطنی نور کی ضرورت نہیں۔ یا یہ کہ باطنی نور اور علم لدنی اور آسمانی ہدایت کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ پس اے خدا! تو ان لوگوں کے دلوں کے تالے کھول۔ تا کہ وہ تیرے کلام کو پڑھ سکیں۔ اسے سمجھ سکیں۔ اور اسے قبول کر سکیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

غیر ملکی تعلیم کے لئے وظائف

پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے مندرجہ ذیل مضامین کے لئے وظائف اور فیلوشپس کے واسطے درخواستیں بنام M. Bashir Esq: B.Sc. Hons (Edin) رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور ۱۲/۷/۵۴ تک طلب کی گئی ہیں۔

(۱) Applied Methematics
دو سال کے لئے آسٹریلین وظیفہ

(2) Chemical Engineering
ایک سال کے لئے ریاستہائے متحدہ امریکہ کی فیلوشپ۔

(3) Micro Organic Analysis
بشرح صدر۔ شرائط:۔ متعلقہ مضمون کا ایم۔اے یا ایم۔ایس۔سی ہو۔ ریسرچ کا تجربہ زائد قابلیت تصور ہو گا۔ انتخاب میں آنے والوں سے پانچ سال یونیورسٹی سروس کا اقرار نامہ لیا جاویگا۔

(ڈان ۲/۷/۵۴)

(ناظر تعلیم و تربیت)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

احرار ایجی ٹیشن بڑے خطرات کی حامل ہے اس نے سیدھے سادے جاہل عوام کو پاکستان کے اصل اور اہم مسائل سے بھٹکا دیا ہے

یہ ایجی ٹیشن لازماً تخریبی ہے۔ اُس نے ایسے وقت میں مذہبی اختلافات کو ہوا دی ہے جبکہ ملک میں اتحاد کی ضرورت ہے (میاں انور علی)

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

(گذشتہ سے پیوستہ)

شیخ حسام الدین نے ۲۸۔ اگست کو اس مسئلہ پر ماسٹر تاج الدین سے گفتگو کی۔ اور انہیں اپنے گروپ کے ارکان کی رائے سے مطلع کیا۔ انہوں نے ماسٹر تاج الدین کو بتایا۔ کہ جماعت اسلامی جمیعت علمائے اسلام اور انجمن اہلحدیث نے ارکان آل مسلم پارٹیز کی مجلس عمل کی پالیسی کو پسند نہیں کرتے۔ اور احتجاج کیا۔ کہ اگر مجلس عمل اسی قسم کی کمزور پالیسی پر کاربند رہی۔ تو وہ اس سے کوئی واسطہ نہیں رکھیں گے۔ ماسٹر تاج الدین نے جواب دیا۔ کہ اگر احمدیوں کے خلاف پروپیگنڈے کو پاکستان کے دوسرے صوبوں میں بھی پھیلا دیا گیا۔ تو مرکزی حکومت احمدیوں کے خلاف ان کے مطالبات تسلیم کرے گی۔ ماسٹر تاج الدین نے شیخ حسام الدین کو بھی بتایا۔ کہ مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری ڈائرکٹ ایکشن کے حامی نہیں ہیں۔ اور اُن کی رائے کا احترام ضروری ہے۔ ماسٹر تاج الدین نے شیخ حسام الدین سے کہا۔ کہ انہیں جماعت اسلامی کے اشاروں پر نا چنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ اس کی پالیسی یہ ہے۔ کہ حکومت وقت کے لئے مشکلات پیدا کی جائیں۔ شیخ حسام الدین کی رائے یہ تھی۔ کہ جلوس نکالے جائیں۔ علماء اپنے آپ کو گرفتاریوں کے لئے پیش کیا جائے۔ تا آنکہ حکومت اس مسئلہ پر فیصلہ کرنے پر مجبور ہو جائے۔ انجام کار یہ طے ہوا۔ کہ بنا پر پروگرام مجلس عمل کے روبرو غور کے لئے پیش کیا جائے۔ ماسٹر تاج الدین کو آل مسلم پارٹیز کی مجلس عمل کے ارکان کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہے۔ اس جگہ یہ بھی بتا دیا جائے کہ شیخ حسام الدین ایک فتنہ پسند آدمی ہیں۔ اور مجلس احرار کے اس گروپ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ جو مسلم لیگ سے علیحدگی اور اس کی مخالفت کے حامی ہیں۔ ڈائرکٹ ایکشن کے حامی عناصر کی سرگرمیوں پر کڑی نگرانی رکھی جائے گی۔ کیونکہ ان کا اصل مقصد یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ برسر اقتدار سیاسی جماعت کو بدنام کرکے اپنی ساکھ کو بڑھایا جائے۔ آئینی سرگرمیوں پر خواہ وہ کتنی ہی بے مقصد کیوں نہ ہو۔ کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن کوئی حکومت اس کی اجازت نہیں دے سکتی۔ کہ اس کی اتھارٹی سے روگردانی کی جائے یا اسے ڈائرکٹ ایکشن کی دھمکی دی جائے۔ موجودہ پالیسی کے مطابق ان احراری مقرروں اور ملاؤں کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی جا رہی ہے جو مسجدوں میں اشتعال انگیز اور قابل اعتراض تقریریں کرتے ہیں۔

ایجی ٹیشن کا زور ٹوٹ گیا

۱۵۔ اس وقت عام رائے یہ ہے۔ کہ احرار ایجی ٹیشن کا زور ٹوٹ گیا ہے۔ لیکن ایجی ٹیشن کے حامی جلسے منعقد کرکے اور اپنے پورے دلائل اور مطالبات کو بار بار دہرا کر اپنی تحریک کو زندہ رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اخبار "زمیندار" کے مالک مولانا اختر علی خان۔ ماسٹر تاج الدین اور شیخ حسام الدین نے اس وقت یہ سکیم بنا رکھی ہے۔ کہ ختم نبوت کے ایجی ٹیشن کو چلانے کے لئے ایک ایک روپیہ کی مطبوعہ رسیدیں فروخت کرکے ایک کروڑ روپیہ اکٹھا کیا جائے۔

۱۶۔ ایجی ٹیشن کی کیفیت اس وقت یہ ہے۔ کہ جب تک ایجی ٹیشن کے لیڈر روپوں سے چندہ اکٹھا کرتے رہیں گے۔ ان کا ایجی ٹیشن ختم نہیں ہوگا۔

یوم احتجاج

۱۶۔ آل مسلم پارٹیز کی مجلس عمل شاخ لاہور کی ہدایت کے مطابق ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۵۲ء بروز جمعہ پورے پنجاب میں یوم احتجاج منایا گیا۔ اور بڑی مسجدوں کے خطیبوں نے جمعہ کے خطبوں میں اپنے ان مطالبات کو دہرایا۔ کہ احمدیوں کو اقلیتی فرقہ قرار دیا جائے۔ ظفر اللہ خان کو ان کے موجودہ عہدے سے برطرف کیا جائے۔ اور انہیں کوئی دوسرا کلیدی عہدہ نہ دیا جائے۔ ربوہ شہر کو تمام مسلمانوں کے لئے کھول دیا جائے۔ ربوہ کی اراضیات کو مہاجرین میں تقسیم کر دیا جائے۔ احمدیوں کو اعلیٰ عہدوں سے برطرف کر دیا جائے۔ اور قابل اعتراض احمدی لٹریچر کو ضبط کر دیا جائے۔ ۳۰۔ اکتوبر کو آل مسلم پارٹیز کنونشن لاہور کے زیر اہتمام عام جلسے بھی منعقد ہوئے۔ جن میں ان مطالبات کو دوہرایا گیا۔

۱۷۔ جماعت احرار کا ترجمان اخبار "آزاد" اور لاہور کا اخبار "زمیندار" احمدیوں اور ان کے فرقے کے خلاف حسب معمول اتہامی اور ذلت آمیز مضامین شائع کر رہے ہیں۔

میاں انور علی کی یادداشت

۳۰۔ اکتوبر کو میاں انور علی ڈی۔ آئی۔ جی سی آئی۔ ڈی نے صورت حال کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا۔

ایجی ٹیشن کے عام پہلو حسب ذیل ہیں:۔

(۱) مولانا اختر علی خان ایجی ٹیشن کی ٹھوس امداد کر رہے ہیں۔ ان ہی کی تجویز پر ایک کروڑ روپے کی مالیت کے نوٹ چھاپنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جو عوام میں فروخت کئے جائیں گے۔ اور احمدیوں کے خلاف ایجی ٹیشن کے لئے ایک فنڈ قائم کیا جائے گا۔

(۲) تقریروں میں عام طور پر احمدیوں کے خلاف بہت ناشائستہ اور تہذیب سے گرے ہوئے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور گالیاں دی جاتی ہیں۔

(۳) احمدیوں کے سوشل بائیکاٹ اور دوسرے طریقوں سے بھی ان کو نشانہ انتقام بنانے کی تلقین کی گئی ہے۔ کیمبل پور میں مقامی نائب تحصیلدار کے نوکروں کو روزمرہ کی خرید و فروخت سے روک دیا گیا ہے۔ وزیر آباد کی میونسپلٹی نے احمدی پاکستانیوں کو احمدی ہونے کی وجہ سے برطرف کرنے کی قرارداد پاس کی۔ ڈپٹی کمشنر اس قرارداد کو منسوخ کرنے کے لئے مناسب کام کر رہے ہیں۔

(۴) احمدی فرقہ کے خلاف اشتعال انگیزی کی وجہ سے کئی احمدیوں نے اپنے کنبوں کو ربوہ بھیج دیا ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ان میں سے کتنوں نے برضا و رغبت مذہب تبدیل کیا۔ اور کتنے آدمیوں نے محض مصلحت کی بنا پر۔

(۵) اضلاع میں جاہل اور ناخواندہ ملاؤں نے شہ پاکر صوبہ کے دور افتادہ دیہات میں بھی احمدیوں پر حملے شروع کر دیئے ہیں تحریک آئینی نہیں ہے۔ اور اس کو بڑھانے کے لئے قابل اعتراض طریقے استعمال کئے جا رہے ہیں۔

(۶) کئی احمدی عورتوں اور بچوں نے سنٹرل ڈپٹی ہائی کمشنر سے مستقل سکونت کے پرمٹ حاصل کر لئے ہیں۔ اور وہ پاکستان کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ رہے ہیں یہ عورتیں اور بچے قادیان میں ان احمدیوں کے پاس جانا چاہتے ہیں جو تقسیم کے فسادات کے بعد قادیان میں رہ گئے تھے حکومت ہند نے بڑی مستعدی سے انہیں مستقل سکونت کے پرمٹ جاری کر دیئے ہیں۔

(۷) حکومت کے مخالف عناصر مثلاً جماعت اسلامی جس نے اپنے آئینی مطالبات میں اس نویں مطالبے کا اضافہ کر لیا ہے۔ کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دے دیا جائے، اسلام لیگ (جو راولپنڈی میں زیادہ سرگرم عمل ہے) اور حکومت کے مخالف افراد مثلاً مولانا عبدالستار نیازی نے شورش پسندوں کی حمایت شروع کر دی ہے۔

حکومت کو بدنام کرنے کی کوشش

قابل ذکر پہلو یہ ہے۔ کہ احمدیوں پر حملہ کرنے کے بعد بیشتر مقرر اپنی تقریروں میں حکومت پر نکتہ چینی شروع کر دیتے ہیں۔ اسے نااہلی بددیانتی اور خوراک کی صورت حال اور دیگر مسائل پر مورد الزام ٹھہراتے ہیں۔ اس سے خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ احمدیوں کے خلاف ایجی ٹیشن کو درحقیقت رائے عامہ کو حرکت میں لانے کا ذریعہ بنایا جا رہا ہے۔ تاکہ انجام کار حکومت کے خلاف نفرت اور حقارت کا جذبہ پیدا کیا جا سکے۔

(۹) راولپنڈی میں خاص طور پر بڑا ہنگامہ ہوا تھا۔ کیونکہ ایک خاص کمانڈنگ افسر کے ایک خفیہ مراسلہ کو کسی طرح سرکاری فائل سے چرا کر شائع کر دیا گیا تھا۔ جو احمدیوں پر دے دی گئی تھی۔ ایک کلرک نے جو جی۔ ڈی۔ ایم۔ آئی کے دفتر سے تعلق رکھتا ہے۔ اپنے بیان میں احمدی افسروں کے خلاف بے تحاشا الزامات لگائے ہیں۔

اگرچہ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق احرار لیڈر اپنے ایجی ٹیشن سے کچھ تھکے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اضلاع میں ان کے جلسوں کی تعداد میں کوئی کمی نہیں ہوئی ہے۔

(۲) میری رائے میں احرار کی ایجی ٹیشن بڑے خطرات

کا حامل ہے۔ اس نے سیدھے سادھے اور جاہل عوام کو ان اہم مسائل سے بھٹکا دیا ہے۔ جو اس وقت پاکستان کو درپیش ہیں یہ ایجی ٹیشن لازمی طور پر تخریبی ہے۔ اور اس نے ایک ایسے وقت میں مذہبی اختلافات کو ہوا دی ہے جب کہ آبادی کے تمام طبقات میں کامل اتحاد کی ضرورت ہے۔

مسٹر قربان علی کی رائے

انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر قربان علی نے اس یادداشت پر بعض اہم تبصرے کئے ۔ ۔ ۔ ۔ ور گورنر کی خدمت میں ارسال کر کے یہ رائے ظاہر کی کہ اگر ایجی ٹیشن کو اسی طرح جاری رہنے کا موقعہ دیا گیا تو ایک دم تشویشناک صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگرچہ اس وقت حالات کو سنبھالنا آسان ہے۔ لیکن ممکن ہے بعد میں یہ مسئلہ بہت مشکل اور پیچیدہ بن جائے۔ گورنر نے اس نوٹ کو دیکھ کر اس پر دستخط کر دیئے۔ لیکن معلومات ہوتا ہے کہ اس کے بعد اس سلسلہ میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

مسٹر انور علی کی ڈائری

مسٹر انور علی نے ۵ دسمبر ۱۹۵۲ء کو لاہور کی ڈیلی ڈائری میں واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے حالات کا از سر نو جائزہ ۔ ۔ ۔ ۔ فہم کیا کہ اس ڈائری میں جو کیفیت بیان کی گئی ہے۔ وہی کیفیت وقت پورے ملک میں طاری ہے

لاہور ڈائری مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۵۲ء غالباً حکومت کی نظر سے گذر چکی ہے۔ اس وقت پورے ملک میں یہی صورت حال قائم ہے۔ چند دنوں سے حکومت کے خلاف پروپیگنڈے کو تیز کر دیا گیا ہے۔ اور خوراک کی صورت حال سے خوب ناجائز فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ حکومت کو بری طرح بدنام اور رسوا کیا جا رہا ہے۔ اور اسے گالیاں دی جا رہی ہیں۔ عوام کے اعتماد کو مسلسل اور پوری کوشش کے ساتھ تباہ کیا جا رہا ہے خوف و ہراس اور انتشار پھیل رہا ہے۔ تمام سرکاری، تجارتی اور دوسرے حلقوں میں حکومت پر تیز و تند حملے کئے جا رہے ہیں۔ ریلوے ٹرینوں میں نجی محفلوں اور سوشل اجتماعات میں حکومت کی مخالفت ہی سب سے زیادہ دلچسپ موضوع ہے۔ لیگ کے ارکان اور سرکاری افسران بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ اور بڑی آزادی سے اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ کراچی سے واپس آنے والے لوگ بڑے خوفناک حالات بیان کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ سکرٹریٹ کے افسر اور دوسرے ممتاز اصحاب مستقبل سے مایوس ہو چکے ہیں۔ اور ایسی باتیں کرتے ہیں گویا تختہ الٹنے ہی والا ہے۔ صورت حال از حد تشویشناک ہے۔ اور اگر قوم کو تباہی اور بربادی سے بچانا مقصود ہے۔ تو بلا تاخیر موثر تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ یہ صحیح ہے کہ ملک کو بعض زبردست مسائل درپیش ہیں تاہم کوشش ضرور کرنی چاہیئے صورت حال اتنی مایوس کن نہیں جتنی بعض لوگ یقین کئے بیٹھے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مستقبل پر اعتماد

(۳) اگر مریض کو یہ علم ہو کہ اس کا مرض قابل علاج ہے اور اسے مرض سے جلد از جلد نجات دلانے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ تو اس میں جرأت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ مرض کا بہتر مقابلہ کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس اگر مریض کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ اس کا مرض لا علاج ہے۔ اور اس کا باقاعدہ علاج نہیں کیا جا رہا۔ تو وہ قبل از وقت موت کی آغوش میں پہونچ جاتا ہے۔ حکومت کے مخالفین اور دوسرے تخریبی عناصر نے حکومت کے خلاف جو پروپیگنڈا کیا ہے۔ اس نے مستقبل کے متعلق اعتماد کو بالکل تباہ کر دیا ہے۔ آبادی کا ایک بہت بڑا طبقہ مایوس ہے اور یہ محسوس کر رہا ہے کہ صورت حال حد سے گذر چکی ہے۔ اور اس پر قابو پانا ممکن نہیں۔ اس کا مقابلہ پبلسٹی کے ذریعہ ہی کیا جا سکتا ہے اور مستقبل کے بارے میں اعتماد پیدا کیا جا سکتا ہے

ملائیت

(۴) اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بیشتر ملاں اس طبقہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ جو تعلیم سے بے بہرہ اور انتہائی تنگ نظر ہے۔ یہ ملاں سیاستدانوں کی ہی تخلیق ہیں۔ لیکن ان کی حمایت کرنے کی بجائے وہ ان طاقتوں ہی کی مخالفت پر اتر آئے ہیں۔ جنہوں نے انہیں پیدا کیا۔ وہ اب اپنے لئے اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور ترقی کے دشمن ہیں۔ ضرورت ہے کہ سمجھدار اور تعلیم یافتہ ملاؤں کی ایک جماعت پیدا کی جائے۔ اور اس اثنا میں لیڈروں کو اپنی تقریروں میں مذہب کے متعلق ایسے وعدے نہیں کرنے چاہئیں۔ جن کے بارے میں وہ جانتے ہیں کہ انہیں پورا نہیں کیا جا سکتا۔ (باقی)

ضروری اعلان

گذشتہ سال نظارت تعلیم و تربیت نے تمام جماعتوں کو بذریعہ خطوط توجہ دلائی تھی۔ کہ ہر جماعت ماہانہ تربیتی رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک نظارت تعلیم و تربیت میں بھجوا دیا کرے۔ لیکن باوجود توجہ دلانے کے صرف چند جماعتوں کی طرف سے ہی باقاعدہ رپورٹ موصول ہوتی رہی ہے۔ اور باقی جماعتوں نے اس طرف قطعاً توجہ نہیں دی۔ جن جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوتی رہی ہیں۔ حسب ذیل ہیں۔ ۱۔ سیالکوٹ۔ ۲۔ گجرات شہر۔ ۳۔ گوجرخان۔ ۴۔ کوٹ فتح خان۔ ۵۔ کسران۔ ۶۔ کیمبل پور ۷۔ ٹوپی (سرحد) ۸۔ گگھڑ۔ ۹۔ چک چھور۔ ۱۰۔ اوکاڑہ۔ ۱۱۔ سرگودہا۔ ۱۲۔ بھیرہ۔

نوٹ:۔ رپورٹ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک دفتر میں پہونچ جانی چاہیئے۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے اسلئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمان اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتہ جات روانہ فرمائیے۔ پتے خوشخط ہوں۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

اگست کی دوسری تاریخ سے پنجاب اسمبلی کے ضمنی انتخابات شروع ہو جائینگے

لاہور ۹ جون۔ حکومت پنجاب نے ایک پریس نوٹ میں بتایا ہے۔ کہ حسب ذیل حلقہ ہائے نیابت میں پنجاب اسمبلی کے ضمنی انتخابات منعقد ہوں گے۔

(۱) منٹگمری حلقہ نمبر ۲ (۲) گوجرانوالہ حلقہ ۴ (۳) جہلم حلقہ ۱۰ (۴) جھنگ حلقہ ۱ (۵) جھنگ حلقہ ۳ (۶) ملتان حلقہ ۳ اور (۷) اندرون لاہور

ضمنی انتخابات کی تاریخیں حسب ذیل ہیں

(۱) ملاقہ جات کو انتخاب کے سلسلہ میں حکم ۱۰ جون ۱۹۵۵ء

(۲) اُمیدواروں کی نامزدگی ۲۴ جون ۱۹۵۵ء

(۳) کاغذات نامزدگی کی پڑتال ۲۸-۲۹ جون ۱۹۵۵ء

(۴) کاغذات نامزدگی کی واپسی یکم جولائی ۱۹۵۵ء

(۵) پولنگ ۲-۳ اور ۴ اگست

(۶) پرچیوں کی گنتی اور نتیجے کا اعلان ۱۱ و ۱۲ اگست ۱۹۵۵ء

یہ ضمنی انتخابات پنجاب اسمبلی کی موجودہ فہرست ہائے رائے دہندگان کی بناء پر منعقد ہوں گے۔ جو ۵۰-۱۹۴۹ء میں تیار کی گئی تھیں۔

پچھلے چار دن میں ایک سو ماؤ ماؤ ہلاک

نیروبی ۹ جون۔ کینیا میں حفاظتی فوجوں نے گذشتہ دو دن میں تیس ماؤ ماؤ ہلاک کر ڈالے پچھلے چار دنوں میں ماؤ ماؤ کے خلاف حفاظتی فوجوں کی کارروائی میں ایک سو سے زیادہ ماؤ ماؤ کو ہلاک کیا۔

ہندوستان میں ہر سال تعلیم یافتہ بیکاروں کی تعداد میں ۱۸ لاکھ اضافہ ہو جاتا ہے

جنیوا ۹ جون۔ مسٹر کے۔ پی ترپاٹھی جنرل سیکرٹری انڈین نیشنل ٹریڈ یونین کانگرس نے انٹرنیشنل لیبر کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں ہر سال تعلیم یافتہ بے روزگاروں کی تعداد بقدر ۱۸ لاکھ بڑھ جاتی ہے۔ اگر ملازمتوں اور ملازمت ڈھونڈنے والوں کی تعداد میں فرق اسی رفتار سے بڑھتا رہا۔ تو نہ صرف ایشیا بلکہ تمام دنیا کے لئے ایک خطرہ بن جائے گا۔ ہم محسوس کرتے ہیں۔ کہ صورت حالات کو بہتر بنانے اور بیروزگاری کو دور کرنے کے لئے ایشیا کی اقتصادی کو نئے سانچے میں ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ اگر مزدوروں کا بین الاقوامی ادارہ اس کا انتظام کرے۔ تو یہ سب ممالک کے لئے اچھا ہوگا۔

عراق میں انتخابات شروع ہو گئے

بغداد ۹ جون آج عراق میں نئے ایوان نمائندگان کے لئے انتخابات شروع ہو گئے ہیں۔ پینتیس اُمیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو چکے ہیں۔ اب صرف ۹ نشستوں کے لئے مقابلہ ہوگا انتخابات کی نگرانی کے لئے جو حکومت بنائی گئی تھی۔ بعض اختلافات کی وجہ سے اس کے دو ممبروں نے استعفٰی دے دیا ہے۔ حکومت نے انتخاب کا انتظام کرنے والے افسروں کو حکم دیا ہے۔ کہ انتخابات میں مکمل غیر جانبداری ہونی چاہئیے۔

سفیر امریکہ مامو ہند کھٹمنڈو جا رہے ہیں

دہلی ۹ جون۔ سفیر امریکہ مامو ہند مسٹر جان شی ایلن اسی ہفتہ دو روز کے لئے کھٹمنڈو جا رہے ہیں۔ مسز ایلن ان کے ہمراہ ہوں گی مسٹر ایلن ۱۰ جون کو کھٹمنڈو پہنچیںگے۔ اور ۱۳ جون کو واپس آئیں گے

روس نے ہند چینی کے متعلق فرانس کی تجویز مسترد کر دی

جنیوا ۹ جون۔ فرانس نے تجویز پیش کی تھی۔ کہ ہند چینی میں جنگ بندی کمیشن صرف ان طاقتوں پر مشتمل ہونا چاہیئے جو کولمبو کانفرنس میں شریک تھیں۔ لیکن روس نے اس تجویز کو رد کر دیا (ہندوستان۔ پاکستان۔ برما۔ انڈونیشیا اور لنکا کولمبو کانفرنس میں شامل تھے)

وزیر خارجہ فرانس ایم بیدو نے یہ تجویز مسٹر مولوٹوف کو ایک پرائیویٹ ملاقات میں پیش کی تھی۔ اور تینوں بڑی مغربی طاقتیں اس تجویز کی حامی تھیں۔ مولوٹوف نے کہا۔ کہ کمیونسٹ ممالک بھی غیر جانبدار ہو سکتے ہیں۔ لیکن مغربی طاقتیں اس دعوی کو تسلیم نہیں کرتیں۔ مولوٹوف نے کہا کہ میں اس تجویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہوں۔ کہ کولمبو کانفرنس میں شامل ہونے والی تین طاقتوں ایک کمیونسٹ ملک اور ایک کمیونسٹوں کے مخالف ملک کو کمیشن میں شریک کیا جائے۔

ایکسلنسی افسر نے بیان کیا۔ کہ ایم بیدو وزیر خارجہ فرانس اور مسٹر مولوٹوف کے درمیان جنگ بندی کمیشن کی تشکیل کے بارے میں دوستانہ گفت و شنید ہوئی لیکن کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔

افسر مذکور نے مزید بیان کیا۔ کہ ہند چینی میں حریف کمانڈر انچیف جنگ بندی اور مخالف افواج کی از سر نو گروپ بندی کے متعلق مفصل پروگرام مرتب کرنے میں مصروف ہیں۔

— دہلی ۹ جون۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وزارت داخلہ نے حکومت دہلی کو ہدایت کی ہے۔ کہ آئندہ شہر کی ترقی کی کوئی اسکیم مرکزی وزارت داخلہ سے منظوری حاصل کئے بغیر نافذ نہ کی جائے۔

نئی دہلی میں سخت آندھی!

ہوا کی رفتار ۸۰ میل فی گھنٹہ تھی!

نئی دہلی ۹ جون۔ کل شام ۵ بجے نئی دہلی میں ۸۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے زبردست آندھی آئی۔ صفدر جنگ کے قریب آندھی کے باعث اتنا اندھیرا ہو گیا۔ کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ گذشتہ چند سالوں میں اتنا سخت طوفان نہیں آیا تھا۔ آندھی کے بعد چند منٹ تک صفدر جنگ کے نواح میں بڑی سخت بارش ہوئی۔ کئی درخت اکھڑ گئے سائبان اڑ گئے۔ رات کو آٹھ بجے پھر آندھی آئی۔ لیکن اس کی رفتار ۴۰ میل فی گھنٹہ سے زیادہ نہ تھی۔

عثمانیہ یونیورسٹی میں ہندی کو ذریعہ تعلیم بنانے کی مخالفت

سکندر آباد ۹ جون۔ سینٹ اور اکیڈمک کونسل کے خصوصی اجلاس میں جس کی صدارت وائس چانسلر ڈاکٹر ایس بھگتونتم نے کی آج حکومت ہند سے یہ درخواست کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ کہ وہ عثمانیہ یونیورسٹی کو اپنے انتظام میں لینے اور وہاں ہندی کو ذریعہ تعلیم قرار دینے کی تجویز ریاستوں کی از سر نو تنظیم تک ملتوی کر دے

اس امر کی قرارداد مسٹر جی گبو کی طرف سے پیش کی گئی اس کی حمایت میں ۱۳ اور مخالفت میں ۹ ووٹ آئے۔

وزیر خارجہ مسٹر کیسی ۱۰ جون کو دہلی پہنچیں گے

نئی دہلی ۹ جون۔ آسٹریلیا کے وزیر امور خارجہ مسٹر آر۔ جی کیسی ۱۰ جون کو جنیوا جاتے ہوئے دہلی پہنچیں گے مسٹر کیسی اس دن نئی دہلی میں وزیر اعظم ہند مسٹر نہرو سے ملاقات کریں گے .... موصوف سرکاری مہمان کی حیثیت سے دہلی میں قیام کریں گے